اسلامی معاشرہ میں ماں کا درجہ

محترمہ ثریا بتول علوی صاحبہ - منصورہ - لاہور

(۳)

تاریخ اسلام میں ماں کا مقام | الغرض تاریخ اسلام بہادر ماؤں کے ایسے زریں کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ جہاں ماں نے اپنی ممتا کو رضائے الٰہی پر قربان کر دیا تھا - وہ بچوں کو علمِ دین کے حصول کے لیے دُور دراز سفروں پر بھیجتیں - دشمن سے لڑنے اور جہاد کرنے کے لیے اُن کو اُبھارتیں - جذبۂ شہادت کو ان کا مطلوب و مقصود بناتیں، بلکہ میرا تو اندازہ یہی ہے کہ تاریخ میں جس مومن نے بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کی اگر چھان بین کی جائے تو اس کی تہ میں اس کی والدہ ماجدہ کی مومنانہ تربیت کا رنگ جھلکتا نظر آئے گا۔ محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمد فاتح اور صلاح الدین ایوبی کو دیکھ لیجیے، عہدِ قریب کی مثال شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی ہے۔ جن کی والدہ ماجدہ نے ان کی پیدائش پر ایک بکری منگوا کر رکھ لی۔ شوہر نے پوچھا یہ کیا تو بولیں تمہاری آمدنی مشکوک ہے اس لیے میں اپنے دُودھ سے اپنے بچے کی پرورش نہیں کر سکتی، لہٰذا اسے بکری کا حلال دُودھ پلایا کروں گی۔ اس پر نیک دل شوہر نے اپنا مشکوک پیشہ ترک کر دیا۔

سر سید احمد خاں کا مشہور واقعہ ہے کہ بچپن میں اپنے ملازم کے بچے کو مارا تو ماں نے گھر سے نکال دیا، اور پھر جب تک اس ملازم کے بچے سے سر سید نے معافی نہ مانگ لی، اور آئندہ تنگ نہ کرنے کا وعدہ نہ کیا، ان کو گھر میں نہ آنے دیا۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ عورت اپنے گھر کی ملکہ ہے۔ وہ اپنے گھر کی ایسے ہی ذمہ دار

ہے جس طرح کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کا۔ عورت کے گھر کے اندر موجود ہونے سے گھر میں ایک رونق ہوتی ہے۔ بچے کہیں کھیل رہے ہیں، کہیں پڑھ رہے ہیں۔ مہمان آ رہے ہیں، جا رہے ہیں۔ ایک رونق ہے ایک دُنیا آباد ہے۔ گھر کے ماحول پر ماں کے ذاتی کردار اور اس کی اخلاقی قدروں کی گہری چھاپ ہے۔ بچے مدرسے سے تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں تو گھر ان کی اخلاقی تربیت گاہ ہوتے ہیں۔ جہاں ان کی کڑی نگہداشت ہوتی ہے۔ وہ بڑوں کے طور طریقے دیکھتے اور ان سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ کوئی غلطی کرتے ہیں تو انہیں مشفقانہ انداز میں ٹوکا جاتا ہے کہ آئندہ اس کام سے باز رہیں۔

عورت اور مغربی معاشرہ | مگر افسوس یہ ہے کہ آج مسلمان عورت بھی مغربی عورت کی نقالی میں مردوں کے دوش بدوش چلنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ مغربی عورت کی غلامی بنام آزادی کے بڑے مہلک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ مثلاً گھروں کی ویرانی، بے حیائی و فحاشی کی کثرت، زناکاری، ناجائز حمل، اسقاطِ حمل، بن باپ کے بچے اور بچوں میں احساس محرومی و تشدد وغیرہ۔ مغرب کی اس نام نہاد آزادی کا سب سے زیادہ نقصان نسلِ نو کو پہنچتا ہے جو مستقبل کی معمار ہوتی ہے۔ عورت اگر ملازمت کرتی ہے یا کلب جوائن کرتی ہے یا سماجی کارکن بنتی ہے۔ بہرصورت گھروں کے ادارے ویران ہو جاتے ہیں۔ اور بچے لاوارث ہو جاتے ہیں۔ وہ ہوٹلوں کا کھانا کھا کر اُکتا جاتے ہیں۔ اور ماں کے شفقت بھرے لمس کو ترس جاتے ہیں۔ مسلسل ماں کی نگہداشت سے محروم اور اخلاقی تربیت سے عاری بچے بالآخر بے مروت، بدلحاظ، جرائم پیشہ، بے حیا اور متشدد بن جاتے ہیں۔ مار دھاڑ اور قتل و غارت کے عادی بچے پھر نشہ کی گود میں عافیت ڈھونڈھتے ہیں۔ گویا ماں کی غفلت کا سارا خمیازہ معصوم ذہنوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ایک امریکی مصنفہ مسز ہڈسن اپنی کتاب "سیکس اینڈ کامن سینس" میں لکھتی ہے۔ "ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں۔ نہ معلوم کب یہ ساری عمارت بیٹھ جائے۔ اس کی بقا کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ عورتوں

اور مردوں کے آزادانہ میل جول پر پابندی لگائی جائے۔ اور عورتوں کو گھروں میں واپس لایا جائے۔" اسی لیے مغرب میں (BACK TO HOME) کی باقاعدہ تحریک چل نکلی ہے۔

آج کے دور میں مسلمان ماں کو ہمہ جہتی کردار ادا کرنا ہے۔ معاشرہ میں طرح طرح کے بگاڑ پیدا ہو چکے ہیں۔ جو مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جا رہے ہیں۔ اب بھی اگر عورت سنبھل جائے، وہ مخلص مومن عورت بن جائے، اپنے گھروں میں وقار سے ٹِک جائے، مادیت پرستی کے بجائے اللہ و رسول کی محبت، دینی تربیت اور شعائر اسلام کی پابندی کرے تو یہی آج کے مسلمان معاشروں کی ابتری کا مستقل اور پائیدار حل ہے۔ آج کی نوجوان مسلمان نسل جن مختلف زہروں سے ہلاک ہو رہی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ماحول میں پھیلائے جانے والے زہر | فحاشی، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر کی فحش ویڈیو فلمیں آئے دن ریڈیو شاپس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ زہر نوجوان نسل کو کھائے جا رہا ہے۔ ٹی وی گھر میں استاد لیکچرر بنا بیٹھا ہے۔ اور گھر کے تمام چھوٹے بڑے بچے بوڑھے، مرد عورتیں اس سے باقاعدہ فحاشی کا درس لے رہے ہیں۔

۲۔ مخرب اخلاق لٹریچر، فحش ڈائجسٹ، گندی اور بے حیا تصویریں جو سیلاب کی طرح ملک کے طول و عرض میں پھیل چکے ہیں۔

۳۔ منشیات۔ ہیروئن نے اور منشیات کی کثرت نے نوجوان نسل کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔

۴۔ کھیلیں۔ تمام اسلامی ممالک میں نوجوان نسل کو باقاعدہ سازش کے تحت کھیلوں پر لگا کر قوم کی صلاحیتیں اور وقت اور پیسہ برباد کئے جا رہے ہیں۔ سنجیدگی اور متانت نوجوان نسل سے رخصت ہو چکی ہے۔ جذبۂ جہاد اور شوقِ شہادت بیدار کرنے والی مائیں اب خود گانوں اور کرکٹ کے چھکوں میں محو ہو چکی ہیں۔

۵۔ غنڈہ گردی اور تشدد وبا کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ حقوق کے مطالبوں کے لیے تشدد ہوتا ہے۔ ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ تعلیمی ادارے اسلحہ خانے بن چکے ہیں، مگر

اپنے فرائض ادا کرنے کی بات کوئی نہیں کرتا۔

۶۔ لڑکیوں کو بیوٹی پارلر، فیشن کا زہر، سلمنگ سنٹر اور مختلف بوتیکس، فیشن شوز، ورائٹی شوز اور مینا بازاروں کے پیچھے لگا دیا گیا ہے۔

یہ سب زہر ماں کے لیے چیلنج ہیں۔ کیا آج کی ماں اس چیلنج کو قبول کرتی ہے، ان سب زہروں کا تریاق ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے دینِ اسلام کی طرف واپسی، کہ عورت قرنِ اول کی طرح اپنے بھرپور کردار کا مظاہرہ کرے اور جدید اسلامی سوسائٹی کو از سرِ نو اسلام کی بنیادوں پر استوار کر دے۔ اور اگر انہوں نے وقت کی پکار کو نہ سُنا تو روزِ قیامت یہی اولاد خدا کے حضور ان کے خلاف فریاد کرے گی ۔ اور اللہ تعالیٰ انصاف چاہے گی۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔